Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر 5254

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ ۲۹ شہادت ۱۳۵۹ ہش ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۹۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل اسلام آباد میں تشریف فرما ہیں وہاں سے ۲۷ اپریل کو بذریعہ ٹیلیفون موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم شافی مطلق جلد از جلد حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں الٰہی تائیدات سے نوازے۔ آپ کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ اور اپنی معجزانہ تائیدات کے جلووں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

جماعتیں یہ خیال رکھیں کہ پہلی سے آخری جماعت تک کا کوئی بچہ مجھے خط لکھنے سے محروم نہ رہے

اگلے دس سال میں سکول کی عمر کا کوئی بچہ میٹرک سے پہلے سکول نہ چھوڑے

جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارے میں مجلس مشاورت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ جماعت احمدیہ کے معیار تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے جس صورت میں منظور فرمایا اس کا ذکر تو فیصلہ جات شوریٰ میں ہوگا۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:-

"جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی اس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر ذہنی نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ادائیگی حقوق طلباء رکھنا چاہیئے۔ جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے۔ یعنی کسی کے حق کی ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔

فرمایا آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔ یہ کام خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے خدام نے کام شروع کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو احسن انجام تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے۔ لجنہ کی رپورٹ آ چکی ہے۔ کراچی میں میں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلے میں ہر احمدی گھر انے میں ایک تو تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے جو سورۃ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ انصار اللہ لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں co-ordination پیدا کرے اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے دے تو پھر لجنہ کو یا انصار کو یا جماعتی لحاظ سے اس گھر میں کتاب پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔ یہ جو سکیم میں نے کراچی میں شروع کی تھی آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد بنا رہا ہوں۔ یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہیئے۔

(۲)

کراچی میں میں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہر احمدی بچہ جس نے اس سال کوئی امتحان دیا ہے وہ پاس ہوا ہے یا فیل ہوا ہے وہ مجھے خط لکھے۔ اب یہ ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر احمدی بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پہ دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ
۲۹ شہادت ۱۳۵۹ہش

علم کی عام ترویج کے لئے آنحضرتؐ کے عملی اقدامات

قرآن مجید اور احادیث نبوی میں علم کی تحصیل پر جس قدر زور دیا گیا ہے اور اس کے طیّب و شیریں ثمرات اور عظیم الشان برکات پر جس تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے اُس کی ایک جھلک گزشتہ شماروں میں پیش کی جاچکی ہے۔ آج ہم اس بارہ میں اختصار سے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ تعلیم و تدریس اور حصول علم کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر علم کا چرچا عام کرنے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عملی اقدامات فرمائے اور اس کا کیسا انقلاب انگیز اثر ظاہر ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے پہلے عرب میں اس قدر جہالت پائی جاتی تھی کہ شرفاء میں لکھنے پڑھنے کو معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں تحصیل علم کی ایسی لگن پیدا کی اور ان میں اپنے علم کو مسلسل بڑھانے کی ایسی رُوح پھونکی کہ مدینہ کا ایک ایک گھر فقہ، حدیث اور تفسیر کا دارالعلوم بن گیا۔ مدینہ میں خود مسجد نبوی اور اس کی اتباع میں تمام دوسری مساجد مستقل درسگاہوں کی حیثیت رکھتی تھیں۔ جن میں ذکر و فکر کی مجلسوں کے علاوہ خالص درس و تدریس کی مجالس بھی منعقد کی جاتی تھیں اور ان میں علاوہ وعظ و نصیحت کے پڑھنا لکھنا بھی سکھایا جاتا تھا۔

مدینہ میں بود و باش رکھنے والے تو درس و تدریس کی ان مجالس سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھا سکتے تھے اور وہ اٹھاتے بھی تھے جبھی تو وہاں کا ایک ایک گھر دارالعلوم کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ مدینہ سے باہر دوسرے شہروں، قصبات اور دُور و دراز کے علاقوں میں جو مسلمان آباد تھے ان کی تعلیم و تدریس کا مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی ہدایت کے مطابق بہت خوش اسلوبی سے حل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس مسئلہ کا یہ مستقل حل بیان فرمایا:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

(التوبہ آیت ۱۲۲)

ترجمہ:۔ اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر علم دین کے لئے سفر پر) نکل کھڑے ہوتے۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین کا پورا علم حاصل کرتے اور واپس لوٹ کر اپنی قوم کو (بے دینی اور بے علمی سے) ہوشیار کرتے تاکہ وہ (گمراہی اور بے دینی سے) ڈرنے لگیں۔

چنانچہ اسی قرآنی ہدایت کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا انتظام فرمایا کہ جو قبائل ہجرت کر کے مدینہ میں مستقل رہائش اختیار نہیں کر سکتے تھے۔ ان کا ایک ایک گروہ باری باری مدینہ آئے اور آپؐ کی خدمت میں حاضر رہ کر اور مدینہ کی مساجد میں جاری رہنے والی درس و تدریس کی مجالس میں شریک ہو اور اس طرح دین کا علم حاصل کرکے اور زندگی کے اسلامی آداب سیکھ کر اور ان پر اچھی طرح عبور حاصل کرکے اپنے اپنے قبیلہ میں واپس جائے اور وہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کرے تا دوسرے بھی علم کی دولت سے مالا مال ہوں۔ چنانچہ دُور دراز کے قبائل نے اس پر دل و جان سے لبیک کہا اور علم سیکھنے کی غرض سے مدینہ میں وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا اور اس طرح ان کے آنے اور واپس جاکر دوسروں کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے نتیجہ میں عرب کے دُور و دراز علاقوں میں تحصیل علم کا چرچا عام ہوا۔ علم کے اس عام چرچہ کا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

كَانَ يَنْطَلِقُ مِنْ كُلِّ حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ عِصَابَةٌ فَيَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَمَّا يُرِيدُونَ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ وَيَتَفَقَّهُوا فِي دِينِهِمْ۔

(تفسیر خازن سورہ توبہ)

ترجمہ:۔ عرب کے ہر قبیلہ کا ایک گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تھا اور آپؐ سے مذہبی امور دریافت کرتا تھا اور دین میں تفقہ حاصل کرتا تھا۔

اسی طرح بخاری میں بھی ایک وفد کا ذکر آتا ہے جو مالکؓ بن الحویرث کی سرکردگی میں مدینہ آیا اور اُس نے وہاں رہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کا علم حاصل کیا جب وہ علم دینی پر عبور حاصل کرکے واپس جانے لگے تو آپؐ نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا:۔

ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي۔

(بخاری باب رحمۃ البہائم)

ترجمہ:۔ اپنے لوگوں میں واپس جاؤ اور ان میں رہ کر ان کو اوامر شریعت کی تعلیم دو اور جس طرح مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھو۔

مسجد نبوی اور مدینہ کی دیگر مساجد میں قائم ہونے والی درس و تدریس کی مجالس کے علاوہ جن میں بلاتفریق و امتیاز مقامی لوگ اور بیرونی شہروں اور علاقوں سے آنے والے سب ہی شریک ہوتے تھے ایک عظیم مستقل درس گاہ ایسی بھی تھی جس میں صرف وہ لوگ شریک ہوتے تھے جو عام دنیوی مصروفیات اور علائق سے مُنہ موڑ کر اپنی زندگیاں، عبادات، ذکر و فکر اور تحصیل علم کے لئے وقف کر دیتے تھے اور وہ تھی الصفہ کی عظیم درس گاہ۔ ان کے دینی مشاغل میں ایک مشغلہ علم کا حصول ہوتا تھا۔ وہ شب و روز تحصیل علم میں مشغول رہتے تھے۔ اس درس گاہ کے معلمین میں سے ایک حضرت عبادہؓ بن الصامت بھی تھے جو مشہور صاحب علم تھے۔ وہ اصحاب الصفہ کو قرآن مجید پڑھانے کے علاوہ لکھنے کی بھی تعلیم دیتے تھے۔ چنانچہ ابوداؤد میں حضرت عبادہؓ بن الصامت سے روایت ہے:۔

عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا۔

ترجمہ:۔ مَیں نے اصحاب صفہ میں سے بعض کو قرآن مجید اور لکھنے کی تعلیم دی اس کے صلہ میں مجھ کو ایک شخص نے ایک کمان تحفہ میں دی۔

پھر اصحاب صفہ کے حصول علم کے ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو ساری ساری رات دین کا علم حاصل کرنے میں گزار دیتے تھے چنانچہ مسند امام ابن حنبل میں ہے:۔

عَنْ أَنَسٍ كَانُوا سَبْعِينَ فَكَانُوا إِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ انْطَلَقُوا إِلَى مُعَلِّمٍ لَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَيَدْرُسُونَ اللَّيْلَ حَتَّى يُصْبِحُوا۔

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اصحاب صفہ میں سے ستر شخص رات کو ایک معلّم کے پاس جاتے تھے اور صبح تک درس میں مشغول رہتے تھے۔

اس سے ظاہر ہے صفہ فی الاصل ایک عظیم درس گاہ تھا۔ ان میں سے جو لوگ عبادات، ذکر و فکر میں طاق اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد شادی کر لیتے تھے وہ اس جماعت سے نکل آتے تھے اور ان کی بجائے دوسرے لوگ اس میں آ شامل ہوتے تھے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی تعلیم کے مطابق اپنے اصحابؓ پر تحصیل علم کی عظمت و اہمیت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے عملی اقدامات فرمائے کہ مدینہ میں اور پھر اس کی وساطت سے پورے عرب میں تحصیل علم کی ایک رَو چل نکلی اور بڑے بڑے فاضل اجل پیدا ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب میں تحصیل علم کی پیدا کردہ یہ لگن ہی تھی جو آگے چل کر اسلامی دنیا میں بڑی بڑی یونیورسٹیاں قائم کرنے کا موجب بنی اور ہر علم کے ایسے ایسے عالم بے بدل پیدا ہوئے اور انہوں نے ایسے ایسے علمی کارنامے سرانجام دیئے کہ جن کا تذکرہ پڑھ کر آج بھی دنیا انگشت بدنداں ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کا یہ اعجاز ہے کہ اس میں سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر اس طرح رکھے گئے ہیں کہ کسی کو ایک جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھا جاسکتا۔ یا بعد اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیاں

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

عزت کی قربانی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعویٰ کیا اور خداوند تعالیٰ کی توحید کو بیان کرنا شروع کیا اور بتوں کی کمزوری اور عاجزی کو آشکار کیا تو ابولہب نے اپنے بیٹوں سے کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں کو طلاق دلوادی تھی بلکہ اس وقت آپ پر غلاظت پھینکی جاتی اور منہ پر تھوکا جاتا۔ حقیر مارے جاتے۔ آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر کھینچا جاتا اور ہر قسم کی ہتک و ذلت کرنے کی کوشش کی جاتی۔ مگر آپ نے سب کچھ خندہ پیشانی سے برداشت کیا تاکہ خدا تعالیٰ کے نام کی عزت ہو۔ آپ مکہ میں "امین" اور "صدوق" کے نام سے مشہور تھے مگر دعویٰ کے بعد آپ کا نام "کاذب اور جاہ طلب کرنے والا" رکھا گیا۔ الغرض آپ نے ہر ذلت کو برداشت کیا تاکہ تقویٰ اور نیکی قائم ہو اور دنیا سے جہالت اور توہم پرستی دور ہو۔

نیز صلح حدیبیہ کے موقع پر جب معاہدہ لکھا جانے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھایا کہ:-

"یہ معاہدہ محمد رسول اللہ اور مکہ والوں کے درمیان ہے"

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ معاہدہ لکھ رہے تھے۔ کفار نے کہا کہ "رسول اللہ" کا لفظ مٹا دو۔ کیونکہ ہم رسول اللہ آپ کو نہیں مانتے۔ تب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اچھا رسول اللہ کے الفاظ کو کاٹ دو"

حضرت علی رضی اللہ عنہ جو آپ کی محبت کے متوالے تھے۔ کہنے لگے۔

"مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا"

پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"کاغذ مجھے دو!"

چنانچہ آپ نے کاغذ پکڑ کر "رسول اللہ" کا لفظ اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا۔

(۲)

الغرض صلح و آشتی کی خاطر بہت کم لوگ ہیں جو ایسی قربانی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فاتح کی حیثیت میں تھے اور آپ کا لشکر بھی جنگ کے لئے بیتاب تھا کیونکہ مکہ والوں کو دیکھ کر ان کا خون کھول رہا تھا اور اہل مکہ اس وقت بے بس اور بے یارو مددگار تھے۔

اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ کی بڑی عزت اور احترام تھا۔ لوگ اس قبیلہ کو اپنی لڑکیاں دینا باعث فخر سمجھتے تھے اور غلاموں کی کچھ بھی حیثیت نہ ہوا کرتی تھی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن کی شادی ایک آزاد کردہ غلام سے کردی۔ یہ اس وقت کے لحاظ سے بہت بڑی قربانی تھی اس طرح عملی قربانی سے لوگوں کو آپ نے سبق دیا کہ سب لوگ خداوند تعالیٰ کے حضور برابر ہیں۔ فرق صرف نیکی۔ تقویٰ۔ اخلاص اور اخلاق سے پیدا ہوتا ہے۔

وطن کی قربانی:

وطن ہر ایک کو پسند اور پیارا ہوتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وطن پیارا تھا۔ اسی وجہ سے جب آپ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر رہے تھے تو آپ نے مکہ سے نکلتے ہوئے خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر ان الفاظ میں اپنی محبت کا اظہار کیا کہ:-

"اے مکہ مجھے تو بہت ہی پیارا ہے۔ مگر افسوس کہ تیرے رہنے والے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے"

یہ وطن کی قربانی مجبوری کی وجہ سے تھی جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

پھر ہجرت مدینہ سے آٹھ سال بعد مکہ کی طرف واپس آئے۔ اس موقعہ پر آپ کے ساتھ دس ہزار کا لشکر تھا اور مکہ کے لوگ اس کا کر سکتے تھے۔ مگر اس وقت آپ کے بالمقابل فتح ہوا۔ آپ کچھ عرصہ قبل اپنے ساتھی کے ساتھ یہاں سے نکلے تھے اب ایک فاتح جرنیل کی صورت میں داخل ہو رہے تھے۔ وہ لوگ جو آپ کے نکالنے والے تھے یا مارے جا چکے تھے یا اطاعت قبول کر چکے تھے۔ اب مکہ آپ کو اپنی آغوش میں لینے کے لئے ایک مضطرب ماں کی طرح تڑپ رہا تھا۔

پھر باوجودیکہ آپ کو مکہ سے محبت تھی۔ کیونکہ اسی میں خانہ کعبہ تھا۔ آپ نے اسلام کی خاطر اور اس قوم کی خاطر جس نے آپ کو تکلیف کے وقت پناہ دی تھی۔ ان کی دلجوئی کرتے ہوئے مکہ کی رہائش کا خیال نہ کیا اور واپس مدینہ تشریف لے آئے۔ یہ آپ کی دوسری دفعہ وطن کی قربانی تھی۔

آرام کی قربانی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ مکہ میں کفار دکھ دیتے تھے۔ مگر مدینہ میں منافقین نے پیچھا نہ چھوڑا۔ رات دن ہمہ تن مصروف رہتے۔ راتوں کو اٹھ کر عبادت الٰہی کرتے۔ اسی طرح اپنی آسائش اور آرام کو خدا کے دین کے لئے قربان کر دیا تھا۔ اسی لگن میں کپڑوں اور لباس کی آپ نے کبھی پرواہ نہ کی اور نہ ہی خوراک کا اہتمام کیا۔ آپ کی بیویوں نے جب مال کا مطالبہ کیا تو ان کو جواب دیا گیا کہ:-

"میری زندگی میں تم کو مال نہیں مل سکتا"۔

الغرض یہ سارے واقعات آرام کی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں جو آپ سے ظہور پذیر ہوئے۔

رشتہ داروں کی قربانی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اور چیزوں کی قربانی کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ اسی طرح اپنے رشتہ داروں کی قربانی دینے کے لئے بھی تیار رہتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک امیر گھرانے کی عورت نے چوری کی۔ لوگوں نے اس کی سفارش کی کہ اس کی سزا معاف کر دی جائے۔ آپ اس پر سخت ناراض ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ:-

"عدل و انصاف کے قیام کے لئے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا اگر فاطمہ میری بیٹی سے بھی ایسا فعل سرزد ہو جاتے تو اسے بھی سزا دی جائیگی"۔

علاوہ ازیں صحابہ کرامؓ میں فدائیت کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ پھر بھی خطرناک سے خطرناک مقام پر آپ اپنے رشتہ داروں کو بھیجا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ ہر میدان میں آگے رکھتے۔ اسی طرح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ احد کی جنگ میں اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شام کے سریہ میں شہید ہوئے۔ اول الذکر آپ کے چچا تھے اور ثانی الذکر آپ کے چچا زاد بھائی تھے۔

جان کی قربانی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر قربانیوں کے علاوہ اپنی جان کی قربانی بھی خدا تعالیٰ اور بنی نوع کے لئے پیش کردی تھی۔ چنانچہ مکہ والوں کے بالمقابل اشاعت حق اور توحید الٰہی کی خاطر مختلف قسم کی اذیتیں برداشت کیں اور اپنے دشمنوں کے پاس بے دھڑک پیغام حق پہنچانے کے لئے چلے جاتے رہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی کی خاطر آپ طائف تبلیغ کے لئے گئے تو طائف کے لوگوں نے جو مکہ والوں کے زیر اثر تھے آپ کے پیچھے کتوں اور آوارہ گرد لڑکوں کو لگا دیا تھا۔ لڑکے آپ پر پتھر پھینک رہے تھے اور کتے کاٹتے تھے اسی وجہ سے آپ کا بدن لہولہان ہو گیا تھا اور آپ کی جوتیوں میں خون بھر گیا تھا اور کئی دفعہ آپ اپنی زخموں کی تکلیف اور خون بہنے کی وجہ سے گر گئے۔ تو اشرار طائف آپ کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کر دیتے اور پھر مارنے لگتے۔ مکہ والوں نے تو آپ کے قتل کے لئے گراں قدر انعام بھی مقرر کئے تھے لیکن اس میں ان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

الغرض آپ نے کبھی بھی اپنی جان خدا کے راستہ میں فدا کرنے سے گریز نہیں کیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دفعہ رات کے وقت مدینہ منورہ میں شور ہوا اس وقت سمجھا گیا کہ دشمن نے حملہ کر دیا ہے۔ بدیں وجہ صحابہ کرامؓ ایک جگہ جمع ہو گئے تاکہ معلوم کریں کہ یہ کیسا شور ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار جنگل سے آرہے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ آپؐ شور سنتے ہی تن تنہا جنگل میں چلے گئے تھے تاکہ اس شور کی وجہ معلوم کر سکیں اور تاکہ دشمن اچانک مدینہ پر حملہ نہ کر دے۔

غزوہ حنین کا واقعہ ہے جبکہ اس جنگ میں بہت سے ایسے لوگ شامل ہو گئے تھے۔ جو ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے ویسے قومی جوش ان میں موجزن تھا۔ قبیلہ کا مقابلہ وہ نہ کر سکے اور پسپا ہو گئے۔ ان کے بھاگنے کی وجہ سے سواریاں بھی پیچھے کو بھاگنے لگیں۔ اس وقت چار ہزار دشمن کے مقابلہ میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بارہ صحابی رہ گئے تھے اس وقت حضرت عباسؓ اور حضرت ابوبکرؓ نے گھوڑے کی باگ پکڑ کر واپس کرنا چاہا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "باگ چھوڑ دو!" اور پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے بڑھتے ہوئے فرمایا:۔

"انا النبی لا کذب
میں خدا کا نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں۔

یعنی اس صورت میں اپنی جان کی کیا پرواہ کر سکتا ہوں؟

جنگ اُحد میں ایک تجربہ کار جرنیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوا اور آگے بڑھا تو صحابہ کرامؓ نے اس کو روکنا چاہا۔ مگر آپؐ نے فرمایا کہ

"اسے آنے دو چونکہ وہ مجھ پر حملہ آور ہوا ہے میں ہی اس کا جواب دوں گا۔"

جنگوں کے علاوہ خفیہ حملے بھی آپؐ پر ہوتے رہے چنانچہ ایک دفعہ مکہ والوں نے ایک آدمی کو مدینہ آپؐ کے قتل کر دینے کے لئے بھیجا۔ اگرچہ وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ بلکہ گرفتار ہو گیا۔ قصہ کوتاہ۔ اس طرح کی بیسیوں مثالیں ہیں۔ جو آپؐ کی دلیری کے ثبوت میں پیش کی جا سکتی ہیں ایسے حملے تیئیس سال تک ہوتے رہے مگر آپؐ نے صداقت و توحید کا وعظ جاری رکھا۔ بے شک ہر روز آپؐ نے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا۔ گو ہلاکت آپؐ کے قریب نہ آئی۔

آئندہ نسل کی قربانی:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنی ہی قربانی نہیں کی بلکہ دنیا کی ترقی کے لئے اپنی نسل کی بھی قربانی دی ہے اور یہ قربانی بھی نہایت پُرعظمت ہے انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنی اولاد کی ترقی کے لئے ہر قسم کے رستے کھول دے اور اگر کوئی مشکلات آنے والی ہوں تو ان کو ہموار کر دے تاکہ مستقبل میں وہ شاندار ترقی کر سکے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقات کے اموال میری اولاد کے لئے حرام ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا۔ کہ وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔ میری اولاد پر ایسا وقت آئے گا۔ کہ لوگوں کی امداد کی محتاج ہوگی۔ باوجود اس کے آپؐ نے فرمایا کہ:۔

"صدقہ میری اولاد پر حرام ہے کیونکہ یہ غرباء کا حق ہے اور میری وجہ سے لوگ زیادہ تر صدقات میری اولاد کو دیں گے۔"

سو آپؐ نے اپنی اولاد پر صدقات کو منع کر کے بہت بڑی قربانی کی ہے غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی قربانی ہی قربانی تھی اور قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا صحیح نمونہ تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان قربانیوں کی یاد میں رقم فرمایا ہے کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے افعال ظاہر کئے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت تمام چیزوں پر خدا کو اختیار کر لیا تھا اور آپؐ کے ذرہ ذرہ اور رگ و ریشہ میں خدا کی محبت اور خدا کی عظمت ایسی رچی ہوئی تھی کہ گویا آپؐ کا وجود خدا کی تجلیات کے پورے دکھلانے کے لئے ایک آئینہ کی طرح تھا۔ خدا کی محبت کامل کے آثار جس قدر عقل سوچ سکتی ہے وہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ لائبیریا (مغربی افریقہ) کے صدر کی وفات

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق انچارج احمدیہ مشن لائبیریا (استاذ الجامعہ) ربوہ

خاکسار جب پہلی دفعہ افریقہ جانے کے لئے ۱۹۳۵ء کے اواخر میں قادیان سے روانہ ہو کر جہاز پر سوار ہونے کے لئے بمبئی پہنچا تو وہاں تین دن قیام کیا۔ اسی اثناء میں حاجی سیٹھ اسماعیل آدم صاحب مرحوم و مغفور نے (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے قبل ان کے مشہور و معروف پیر صاحب العلم کے مرید ہوا کرتے تھے) ایک روز اپنے مکان پر ہماری دعوت کی اور پہلی بار ایمان افروز بات سنائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اس وقت جبکہ ابھی افریقہ میں شاید ایک بھی مقامی احمدی کسی جگہ نہ تھا فرمایا تھا کہ "مجھے افریقہ سے خوشبو آتی ہے۔" یہ پیشگوئی محض چند ہی سالوں بعد جس شان سے افریقہ میں پوری ہوئی اور اب دن بدن زیادہ آب و تاب کے ساتھ پوری ہو رہی ہے اس کا ایک نمونہ پرنس ایبل کو میر صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ لائبیریا ہیں جن کی وفات کی خبر اخبار الفضل مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی ہے۔

کو میر مرحوم لائبیریا کے اولین مخلص احمدی اور وہاں کی جماعت کے صدر تھے جو ۱۲ مارچ ۱۹۸۰ء کو اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

جب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹۵۵ء میں اپنے دورہ یورپ کے وقت خاکسار کو وہاں سے ہی ملک لائبیریا میں نیا مشن کھولنے کے لئے نامزد کیا تو خاکسار سیرالیون سے یکم جنوری ۱۹۵۶ء کو روانہ ہو کر ۲ جنوری کو لائبیریا کی بندرگاہ منروویا پر پہنچا اور بوجہ جہازوں کے اژدحام کے ہمارا جہاز بندرگاہ سے باہر ہی کھڑا رہا اور بالآخر ۴ جنوری کو خاکسار لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں داخل ہوا اور جلد ہی مشن کا کام شروع کر دیا۔ مرحوم کو میر صاحب کو جونہی یہ خبر ہوئی کہ شہر میں ہمارا مشن کھل گیا ہے وہ فوراً مجھے ملنے آئے اور اپنی سعید فطرت کے باعث پہلی ہی ملاقات میں مشن کے ایسے گرویدہ ہوئے کہ چند روز کے اندر اندر بیعت کر لی اور پھر تقریباً ہر روز بڑی باقاعدگی کے ساتھ مشن میں آکر مجھ سے یسرنا القرآن پڑھتے رہے۔

آپ منروویا کی بندرگاہ پر سرکاری ملازم تھے اور احمدیت میں داخل ہونے کے بعد اپنا ماہوار چندہ بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ آپ اصلاً تو سیرالیون کے رہنے والے تھے لائبیریا میں سالہا سال سے مقیم رہ کر وہاں کے شہری بن چکے تھے۔ مرحوم کو میر نہایت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے دوسروں کو تبلیغ کرنے کا شوق بھی آپ کو بہت تھا۔ مرحوم کی طبیعت میں بہت سادگی تھی اور آپ بہت ہی محبت کرنے والے اور ملنسار انسان تھے۔ مزاج میں استقلال، ایمان میں استقامت تھی۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد پھر کبھی متزلزل یا متذبذب نہیں ہوئے تھے۔

خاکسار کو ایک دفعہ کسی غیر ملکی اسلامی ادارہ نے انگریزی کا کچھ اسلامی لٹریچر تقسیم کے لئے ایک بحری جہاز کے ذریعہ بھیجا تھا لیکن میرا پتہ صحیح نہیں لکھا تھا وہ بنڈل چونکہ بہت بڑا تھا جب منروویا کی بندرگاہ پر پہنچا تو بندرگاہ والوں کو مرسل الیہ یعنی خاکسار کا صحیح پتہ نہ چل سکا۔ مرحوم کو میر صاحب کو جب کسی ذریعہ سے اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے فوراً مجھے اس کے متعلق آگاہ کیا۔ میں فوراً پہنچا اور یہ پارسل وصول کیا۔ اس بنڈل میں قیمتی اسلامی لٹریچر بغرض تقسیم کے لئے بھجوایا گیا تھا جسے میں نے متعدد تعلیم یافتہ عیسائیوں کو دیا اور وہ اسے وصول کر کے بہت خوش ہوئے۔ یہ واقعہ مرحوم کو میر صاحب کے اخلاص اور محبت پر ایک روشن دلیل ہے۔

احمدیت ان دنوں چونکہ لائبیریا میں نئی نئی آئی تھی اور مبایعین کی تعداد بھی ہنوز بہت تھوڑی تھی اور بعض ابھی مرتد بھی ہوئے کو میر صاحب مرحوم ان سب کے لئے نمونہ اور ہمیشہ استقامت رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز ان کی اپنی صالح اولاد میں سے اور جماعت میں ان کا کوئی نعم البدل عطا کرے۔ آمین!

بحوالہ کتاب "شان رسول عربیؐ" مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی صفحہ ۲۹۶

ریویو آف ریلیجنز جلد ۱ صفحہ ۱۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے سیکرٹیریٹ کے سنگِ بنیاد کی تقریب

ایک مخیر غیر از جماعت دوست کی طرف سے قربانی کا مظاہرہ

(مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد خادم سلسلہ نائیجیریا)

احمدیہ جماعت نائیجیریا خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ اور پیغامِ حق کی اشاعت کے سلسلہ میں سُرعت سے ترقی پذیر ہے اور اس کا یہ کردار تمام افریقہ میں نمایاں ہے۔ احمدیت کی اس رفتار ترقی کا اندازہ اس کی احسن کارکردگی کے ساتھ ساتھ کثرت سے مساجد کی تعمیر اور اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر متعدد پروگراموں سے بھی عیاں ہے جو آئے دن اخبارات، ریڈیو، ٹیلیویژن اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ہر صاحب بصیرت مشاہدہ کر سکتا ہے۔

اس موقع پر ماہ مارچ ۱۹۸۰ء کے عملی پروگراموں میں سے یہاں ایک سنگِ بنیاد کی تقریب کا ذکر مقصود ہے جو مؤرخہ ۱۷ مارچ ۱۹۸۰ء کو علی الصبح نماز فجر کے تھوڑی دیر بعد جماعت نائیجیریا کے امیر اور مشنری انچارج مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد اور دیگر بزرگانِ جماعت کے ہاتھوں سینکڑوں افراد کی موجودگی میں عمل میں آئی۔

یہ تقریب سعید لیگوس سٹیٹ کے ایک نہایت اہم مقام AGEGE OJOKORO جو ایک اہم شاہراہ پر واقع ہے میں انجام پائی۔ یہ جگہ احمدیت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر بطور مستقل سیکرٹیریٹ اور دیگر پراجیکٹس کے لئے کچھ سال قبل خریدی گئی تھی۔ اس میں جماعت نائیجیریا کے مرکزی دفاتر کے علاوہ پریس، ہسپتال، خوبصورت وسیع و عریض مسجد اور دو منزلہ مشن ہاؤس کی عمارات شامل ہوں گی۔

قارئین کی خدمت میں اس مختصر مگر ایمان افروز تقریب کی کارروائی خلاصۃً پیش ہے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ خاکسار عزیز الرحمٰن خالد نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا جس میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے محض اپنے فضل سے جماعت کو بروقت ایک باموقع جگہ پر مناسب قطعۂ زمین خرید کرنے کی توفیق دی۔ اب یہ زمین جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر مشن ہاؤس، پریس، ہسپتال، مسجد اور بعض احباب کی رہائش کے لئے استعمال ہوگی۔ گویا یہ ایک احمدیہ جماعت کا مرکز ہوگا جس کے نتیجہ میں اشاعتِ اسلام اور قرآن مجید کی مہم مزید تیز تر ہو سکے گی۔ اس ضمن میں آپ نے یہ بتایا کہ اگرچہ نائیجیریا کے دارالحکومت کے ABUJA (ابوجہ) جانے کے نتیجہ میں لازمی طور پر جماعت احمدیہ کو بھی اپنا مرکز وہاں منتقل کرنا ہوگا۔ تاہم یہ مرکز بدستور کئی لحاظ سے مفید اور ضروری ہے اور اس علاقہ میں جہاں جماعت کی متعدد شاخیں موجود ہیں اس کی اہمیت بدستور قائم رہے گی

مکرم امیر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ہسپتال اور مشن ہاؤس کے ایک حصہ کی تعمیر اس سال پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی (انشاءاللہ)۔ اس امر کا انتظام کیا جا رہا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ کا انعقاد اسی جگہ پر ہو تا کہ جماعت اپنے اس نئے مرکز سے روشناس ہو سکے

اس جگہ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ مکرم امیر صاحب نے اسی مقام پر امسال جلسہ سالانہ نائیجیریا کے موقع پر افرادِ جماعت کی موجودگی میں احمدیہ ہسپتال لیگوس سٹیٹ کی مستقل تین منزلہ عمارت کا بھی سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ خدا کے فضل سے اڑھائی ماہ کے اندر اندر اب یہ عمارت چھتوں تک پہنچ گئی ہے۔

مکرم امیر صاحب نائیجیریا مشن نے اس سیکرٹیریٹ کے کوائف کا اختصار سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "آج خدا کے فضل سے ہم احمدیہ مشن ہاؤس کی عالی شان عمارات کی بنیاد رکھنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں جس کی کئی منازل ہوں گی اس مشن ہاؤس کی خوبصورتی و پائیداری کا بھی خاص خیال رکھا جائے گا۔ حتّٰی کہ جلسہ سالانہ نائیجیریا کے موقع پر کثرت سے آنے والے مہمانوں کی سہولتوں کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔"

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے نصف گھنٹہ تک اس تاریخی تقریب کے انعقاد کے سلسلہ میں احمدیہ سیکرٹیریٹ کی افادیت سے حاضرین کو آگاہ کیا اور اس کے بعد اپنے ہاتھ سے مشن ہاؤس کی بنیاد رکھی۔ آپ کے بعد نیشنل پریذیڈنٹ جناب الحاج عبدالعزیز ابیولہ صاحب اور پھر انتظامیہ کمیٹی کے ممبران اور جملہ مرکزی مبلغین نے بھی اس عظیم الشان تاریخی تقریب میں حصہ لیا۔ یہ سادہ مگر ایمان افروز تقریب جہاں سینکڑوں احمدی احباب کے ایمانوں میں اضافہ کا موجب بنی وہاں غیر از جماعت افراد کے لئے بھی قابلِ رشک اور جاذب نمونہ ثابت ہوئی۔ اس موقع پر الحاج بشیر الدین صاحب نے حاضرین سے فنڈ کی اپیل کی جس میں احباب نے پورے جوش سے مالی قربانی کا مظاہرہ کیا اور ایک معقول رقم موقع پر ہی جمع ہو گئی۔

چنانچہ امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرانے کے بعد حاضرین کو ایک دوسری جگہ روانہ ہونے کا ارشاد فرمایا کہ ایک غیر از جماعت دوست الحاج یقین کا جولا صاحب (جو کہ ابھی تک احمدی تو نہیں ہوئے مگر جماعت کی عملی و مالی قربانیوں سے شناسا ضرور ہیں) نے خواہش ظاہر کی کہ اگر احمدیہ مشن ان کی طرف سے پیش کردہ ایک زیرِ تعمیر جائیداد کو مشن کے مصارف میں لے آئے تو انہیں بہت خوشی ہو گی۔ چنانچہ اس زیرِ تعمیر وسیع و عریض عمارت کو دیکھنے کے لئے احمدیہ سیٹلمنٹ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر OTTASANGO قصبہ میں جوق در جوق احمدی احباب پہنچنے شروع ہو گئے۔ جب یہ قافلہ جو کہ دو بسوں، ۱۶ کاروں اور چند سٹیشن ویگنوں پر مشتمل تھا موقع پر پہنچا تو نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، اسلام زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے باعث سارے لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا۔

OTTASANGO کی مختصر تقریب میں الحاج یقین صاحب کا جولا نے بتایا کہ وہ اپنی یہ جائیداد جماعت کو اس لئے دینا چاہتے ہیں کہ اس کو اشاعتِ اسلام کے کام میں استعمال کیا جا سکے۔ آپ نے مزید بتایا کہ وہ ایک عرصہ سے جماعت کا گہرے طور پر مطالعہ کر رہے ہیں اور جماعت کے ریڈیو پروگرام "وائس آف اسلام" کو توجہ سے سنتے رہے ہیں۔ اب وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہی جماعت اسلام کی صحیح شکل ہے۔ اس لئے ان کی یہ خوش قسمتی ہو گی اگر جماعت ان کے اس ہدیہ کو قبول کر کے اشاعتِ اسلام میں لا سکے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہ دوست گزشتہ ہفتہ مشنری ٹریننگ کالج کی افتتاحی تقریب میں بھی شامل ہوئے اور وہاں بھی مالی قربانی میں شریک ہوئے۔

مکرم امیر صاحب نے اس موقع پر الحاج یقین موصوف کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ خدا تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ مکرم امیر صاحب نے اس موقع پر الحاج کو یقین دلایا کہ اس کا مصرف ان کی اپنی خواہش کے مطابق اشاعتِ اسلام میں ہوگا کیونکہ یہی مقصد جماعت کے جملہ پروگراموں میں شامل ہے۔ اس موقع پر نعرۂ ہائے تکبیر بلند ہوئے اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد، نائیجیریا مشن زندہ باد کے نعرے تمام علاقہ کی توجہ اور کشش کا باعث ہوئے۔

اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ احباب نے بڑے شوق سے اس زیرِ تعمیر بلڈنگ کو دیکھا اور خدا تعالیٰ کے اس عظیم فضل پر شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ واپس ہوئے۔

بالآخر قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت نائیجیریا کو بیش از بیش مالی، جانی، وقتی اور عزت کی قربانیوں کے ایسے مواقع ہمیشہ ہی فراہم فرماتا رہے تا کہ غلبۂ اسلام کے خدائی وعدہ کے مطابق ان کی آئندہ نسلیں بھی اس نیک نمونہ کو قائم و دائم رکھیں۔ آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت ضروری اعلان
برائے
اصحابؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ۳۹۴ یہ ہے:۔

"ایسا احمدی شخص جس کی عمر کم از کم بارہ سال ہو اور اس نے اپنے والد کی ایمان کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور حضور علیہ السلام نے اس کو دیکھا ہو وہ بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں دفن ہو سکے گا۔"

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے وہ موصیان کرام جو اس قاعدہ کے تحت آتے ہوں یا ان کا اور ان کے متعلقین کا فرض ہے کہ وہ شرائط مذکورہ کے ثبوت فراہم کر کے موصی کی زندگی میں اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ سے بوساطت مجلس کارپرداز فیصلہ کرا لیں۔

کسی موصی کی وفات کے بعد ورثاء کی طرف سے صحابیت کے دعویٰ پر غور نہیں ہو سکے گا۔

پس براہ کرم جو بزرگان بھی اس قاعدہ کے تحت آتے ہوں وہ یا ان کے متعلقین فوری طور پر شرائط مذکورہ کے سلسلہ میں ثبوت بھجوائیں اور تاخیر نہ کریں۔

یہ امر بھی مدنظر رہے کہ اپنی ولادت کا سن اور آخری زیارت کے وقت عمر کا ضرور ذکر کیا جائے۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

خوش قسمت لوگ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید میں حصہ لینے والے دوست اپنی قربانیوں کو بڑھاتے چلے جائیں ...... یاد رکھو احمدیت کے ذریعہ اسلام کی فتح اور اللہ تعالیٰ کے آخری جلال کا ظہور مقدر ہو چکا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اپنی قربانیوں کے ذریعہ اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔"

تحریکِ جدید کی مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں آپ بھی خوش قسمت ہو جائیں۔

(وکیل المال اول تحریکِ جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے خسر عبدالحمید صاحب عارف سابق صدر حلقہ دارالذکر گڑھی شاہو لاہور مورخہ ۱۸؍۴؍۸۰ بوقت تین بجے بعد دوپہر وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر تقریباً ۷۷ سال تھی۔ تمام احباب و عزیز و اقارب سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(حمید احمد خان
حلقہ سلطان پورہ لاہور)

سپاسِ تعزیت

مورخہ ۸؍مارچ ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ سہ پہر کے وقت ایک کار لاہور سے ربوہ جا رہی تھی اس میں خدام الاحمدیہ لاہور کے قائد صاحب ضلع، نائب قائد ضلع اور ناظم اطفال ضلع، نائب قائد مجلس ماڈل ٹاؤن اور قائد صاحب کے برادر نسبتی سوار تھے۔ یہ سفر ایک دینی مقصد کے لئے تھا۔ پنڈی بھٹیاں سے چھ کلو میٹر کے فاصلے پر یہ کار ایک سائیکل سوار کو بچاتے ہوئے درخت سے جا ٹکرائی جس کے نتیجہ میں قائد صاحب، نائب قائد صاحب، ناظم صاحب اطفال موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ شہید ہونے والوں میں چھبیس سالہ نوجوان نائب قائد ضلع عزیزم جواد رشید خان مرحوم ایم۔ اے۔ ایل ایل بی ڈی ایل ایل ایڈووکیٹ اس عاجز کا چھوٹا بھائی تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حادثہ کی رات کو ہی میت دارالذکر لاہور لائی گئی اور اگلے دن ساڑھے گیارہ بجے سمن آباد میں ہمارے مکان پر لائی گئی جہاں مقامی جماعت کے احباب نے نماز جنازہ ادا کی بعد ازاں میت کو ربوہ پہنچایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہ صرف از راہ شفقت و مہربانی احاطہ بہشتی مقبرہ میں نماز جنازہ پڑھائی بلکہ تدفین سے متعلق تمام امور براہِ راست اپنی نگرانی میں مکمل کروائے۔ جنازے کو کندھا دیا جسدِ خاکی کو لحد میں اتارا اور اپنے دست مبارک سے مٹی ڈالی۔ ہمیں مصافحہ کا شرف بخشا اور تعزیت فرمائی۔ اس محبت، شفقت اور عنایت کے لئے ہم اپنے پیارے آقا کے از حد ممنون ہیں اور دعا گو ہیں کہ مولا کریم حضور کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور ہمیں حضور پُرنور کی برکات سے متمتع فرماتا رہے آمین ثم آمین۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد نے ہم سے ہمدردی فرمائی لاہور اور کراچی میں ہمارے گھروں پر تشریف لا کر تعزیت فرمائی۔ جنازے میں پاکستان بھر سے بیشتر امراء کرام، قائدین اضلاع و مقامی، عہدیداران جماعت، دیگر احباب کرام، لاہور، فیصل آباد اور ربوہ کے احباب بہت کثیر تعداد میں تشریف لا کر شامل ہوئے۔ احباب جماعت نے ہمارے غمزدہ زخمی دلوں پر تعزیت، ہمدردی اور دلبستگی کا مرہم جس طرح رکھا وہ جذبۂ اخوت و یگانگت ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ پاکستان کی بیشتر جماعتہائے احمدیہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مجالس ہائے اضلاع و مقامی، لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ، لاہور و کراچی مجالس اطفال الاحمدیہ، مجالس انصار اللہ، احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے تعزیت کی قراردادیں ارسال کی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر اداروں نے بھی قرارداد تعزیت بھجوائی ہے۔ ملک سے اور بیرون ملک سے بزرگوں، بھائیوں، بہنوں اور دوستوں کی طرف سے بہت زیادہ تعداد میں خطوط، تاریں، پیغامات اور ٹیلیفون موصول ہوئے ہیں اور ابھی اس کا سلسلہ جاری ہے۔ فرداً فرداً اس کثیر تعداد میں جلدی جوابات دینے فی الحال ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا خاکسار کے والدین، بہن بھائی، خاکسار کی اہلیہ اور دیگر اعزہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور، امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی، صدر صاحب و نائب صدر صاحب اور عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ، بزرگان جماعت و دیگر احباب نیز ان احباب کے بھی از حد ممنون ہیں جو کراچی میں ہمارے گھر واقعہ ۴۱ کے بلاک ۲/۱ پی ای سی ایچ سوسائٹی اور لاہور میں ہمارے مکان واقعہ ۷/۱۳ این سمن آباد میں تشریف لا کر ہماری دلجوئی کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

جواد مرحوم نہایت نیک، متین، حلیم اور ذمہ دار نوجوان تھا۔ سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھتا تھا۔ عہدِ طفولیت سے لے کر جوانی کی وفات کے آخری لمحہ تک خدمتِ دین کے لئے اپنے اوقات کو وقف رکھتا تھا۔ اسلام اور احمدیت کی خاطر عملاً اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتا تھا۔ اپنی شہادت سے پہلی رات بھی دو بجے تک خدام الاحمدیہ کے فرائض سرانجام دیتا رہا اور اگلے دن نماز فجر کے معاً بعد انہی فرائض میں مصروف ہو گیا اور بالآخر اسی خدمت کے دوران شہادت کا شرف حاصل کیا۔ جواد مرحوم اپنی زندگی میں شہادت کی بہت آرزو رکھتا تھا۔ خداوند قدوس نے اس کی خواہش پوری کر دی۔ لہٰذا ہم الٰہی تقدیر پر راضی ہیں۔

شکر۔ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جواد شہید کے ضعیف والدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی عطا فرمائے اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب مقبول خدمت دین کرنے والے ہوں۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین مقام سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

(زرتشت منیر احمد خان 41-M I/2 P.E.C.H.S. KARACHI)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۳۱)

مکرمہ زرین بیگم بیوہ عبدالوحید پراچہ صاحب سرگودھا ۱۰،۰۰ روپے
مکرم شاہد احمد پاشا صاحب " ۱۰،۰۰ "
مکرمہ ڈاکٹر فائقہ صادقہ صاحبہ " ۱۰۰،۰۰ "
" صفیہ شاہنواز صاحبہ " ۱۰،۰۰ "
" والدہ مرحومہ چوہدری منور احمد صاحب " ۳۰،۰۰ "
" " سکندر حیات پراچہ صاحب " ۵۰،۰۰ "
مکرم میجر محمود احمد صاحب " ۱۰،۰۰ "
مکرمہ سعیدہ شیخ صاحبہ اہلیہ سعید احمد صاحب " ۲۰،۰۰ "
" خالدہ سعید صاحبہ اہلیہ میجر غفور احمد صاحب " ۱۵،۰۰ "
مکرم محمد اکرم صاحب لیاقت روڈ نواب شاہ ۵۰،۰۰ "
" چوہدری فرزند علی صاحب سکرنڈ نواب شاہ ۲۵،۰۰ "
" اللہ دتہ ورک صاحب پتوکی ضلع قصور ۵۰،۰۰ "
" بشیر احمد اختر صاحب میانوالی ۲۵،۰۰ "
" قریشی حمید اللہ صاحب دارالصدر غربی ربوہ ۲۵،۰۰ "
مکرمہ بیگم " " " ۱۰،۰۰ "
مکرم عبدالحق صاحب گوگیرہ ضلع ساہیوال ۱۰،۰۰ "
" چوہدری مقصود الرحمٰن صاحب باب الابواب ربوہ ۵۰،۰۰ "
" ملک عبدالرب صاحب گول بازار ربوہ ۳۰،۰۰ "
" مرزا مجید احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ ۱۰،۰۰ "
" حضرت مولوی محمد الدین صاحب ربوہ ۱۰،۰۰ "
مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ جماعت احمدیہ پشاور ۱۰،۰۰ "
" سعدیہ بیگم والدہ فرحت بٹ " ۱۰،۰۰ "
مکرم تسنیم احمد صاحب " ۱۰،۰۰ "
" بٹ الیکٹرک سٹور " ۱۰،۰۰ "
" تسنیم احمد صاحب " ۱۰،۰۰ "
" رشید احمد چوہدری صاحب " ۵۰،۰۰ "
" خلیفہ عبدالحفیظ صاحب " ۲۰،۰۰ "
مکرمہ مریم خواجہ بنت خواجہ محمود احمد صاحب " ۱۰،۰۰ "
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر " " " " ۱۰،۰۰ "
" اہلیہ محمد یوسف صاحب " ۱۲،۰۰ "
" جمیلہ اور حسن صاحبہ " ۱۰،۰۰ "
مکرم محمود احمد صاحب " ۱۰،۰۰ "
" عبدالشکور صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ ۴۹،۰۰ "
" محمد اشرف صاحب کیرانوالہ ضلع گجرات ۱۰،۰۰ "
مکرمہ بیگم کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۱۰،۰۰ "
مکرم منور احمد صاحب ربوہ ۳۰،۰۰ "
" ملک عطاء الرحمٰن صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۲۰،۰۰ "
" مرزا محمد عثمان صاحب بذریعہ افسر امانت تحریک جدید ربوہ ۴۰،۰۰ "
" الحاج محمد شفیع ہاشمی صاحب ۱۰،۰۰ "
مکرمہ زرینہ اختر صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ ۱۰۰،۰۰ "
" حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ " ۱۰،۰۰ "
مکرم راجہ فیروز صاحب دارالرحمت شرقی " ۱۰،۰۰ "
" " فاروق احمد صاحب " " ۱۰،۰۰ "
" ناظر حسین صاحب چک جھمرہ ضلع فیصل آباد ۱۷،۰۰ "
" عبدالشکور ابن عبدالقادر صاحب فرینکفورٹ جرمنی ۱۰،۰۰ "

مکرمہ امۃ العزیز ادریس سیکرٹری لجنہ ربوہ ۱۴۸،۰۰ روپے
" بیگم میجر عبدالحفیظ صاحب واہ کینٹ ۱۰۰،۰۰ "
" " " " ۴۰،۰۰ "
" بیگم ظفر اقبال صاحب " ۳۰،۰۰ "
مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب چک ۵۴/۴-آر بہاولنگر ۶۰،۰۰ "
" مرزا یوسف جان صاحب ایبٹ آباد ۵۰،۰۰ "
مکرمہ اہلیہ کرنل چراغ دین صاحب " ۱۰،۰۰ "
مکرم ممتاز احمد صاحب سٹوڈنٹ MBBS کراچی ۵۰،۰۰ "
مکرمہ اہلیہ عبدالحق صاحب کراچی ۱۰۰،۰۰ "
" فرزانہ بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل سمیع اللہ صاحب کراچی ۱۰۰،۰۰ "
" سردار بی بی صاحبہ اہلیہ سردار غلام حیدر صاحب کوٹ قیصرانی ۲۰،۰۰ "
" رشیدہ یاسمین صاحبہ بنت خیر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان ۱۰،۰۰ "
" اہلیہ میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان ۱۰،۰۰ "
مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب " " ۱۰،۰۰ "
مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت نصر اللہ خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ۳۰۰،۰۰ "
مکرم سید نعیم احمد صاحب " " ۲۰۰،۰۰ "
" چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۸/ا شمالی بھلوال ضلع سرگودھا ۲۲۵،۰۰ "
" " غلام نبی صاحب بہاولنگر ۴۰،۰۰ "
" رائے سعید الرحمٰن صاحب شیخوپورہ ۵۰،۰۰ "
" سعید احمد مرزا صاحب جماعت احمدیہ گجرات ۶۰،۰۰ "
" عبدالکریم صاحب کنجاہ ضلع گجرات ۲۴،۰۰ "
" میجر عطاء صاحب افسر کالونی لاہور ۱۰۰،۰۰ "
مکرمہ حسن آرا بیگم صاحبہ بیگم میجر منیر احمد صاحب شہید لاہور کینٹ
از طرف والدہ صاحبہ مرحوم بالو صاحبہ ۲۵،۰۰ "
مکرم محمد ممتاز صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۱۰،۰۰ "
مکرمہ بیگم میجر انور احمد صاحب لاہور بذریعہ دفتر لجنہ مرکزیہ ۵۱۰،۰۰ "
مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ ۳۰،۰۰ "
" سیکرٹری مال دارالصدر غربی ربوہ ۲۰،۰۰ "
" مختار احمد صاحب گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ ۲۱،۰۰ "
" میاں محمد یوسف صاحب دارالرحمت غربی منجانب سید عبدالرحمٰن صاحب ۵۰،۰۰ "
جماعت احمدیہ سرگودھا چھاؤنی ۵۰،۰۰ "
" چوہدری عنایت علی احمدی صاحب گوجرہ ضلع سیالکوٹ ۳۰،۰۰ "
" رشید احمد صاحب چک ۵۴۳ گ ب ضلع وہاڑی ۲۵،۰۰ "
" محمد اسماعیل اسلم صاحب صدر محلہ دارالیمن ربوہ ۵۵،۰۰ "
" محمد عبداللہ باجوہ صاحب ظفروالی منجانب ماسٹر محمد شفیع صاحب ۴۰،۰۰ "
" سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کیمبل پور ۶۰،۰۰ "
" محمد شریف خان صاحب وسن کے ضلع سیالکوٹ ۲۲،۰۰ "
" شیخ حبیب اللہ صاحب دوکاندار گوجرخان ۴۹،۵۰ "
" چوہدری اقبال احمد صاحب شاہی بازار بدین ۳۰،۰۰ "
" محمد شفیع صاحب فتح پور ضلع گجرات ۳۰،۰۰ "
" رشید احمد جاوید صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا
منجانب چوہدری خان محمد صاحب ۵۰،۰۰ "
" " ضیاء اللہ صاحب ۱۰،۰۰ "
" بشارت احمد امروہی صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ ۱۰،۰۰ "
" چوہدری عبدالغفور صاحب چک ۴۲ جنوبی سرگودھا ۵۰،۰۰ "
" سلطان احمد صاحب چکانوالہ ضلع جھنگ ۱۰،۰۰ "
" [illegible] ساہیوال ۵۰،۰۰ "
" [illegible] عبدالغنی صاحب کھاریاں ضلع گجرات ۵۵،۰۰ "
" اہلیہ شیخ ناصر احمد صاحب اوکاڑہ ۱۰۰،۰۰ "
" سید محمود احمد صاحب بگٹ گنج مردان ۱۵،۰۰ "
" شیخ خالد محمود صاحب اوکاڑہ ۱۵،۵۰ "

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضور خلیفۃ المسیح کے ارشادات

(بقیہ صفحہ اوّل)

پانچویں کلاس کے وظیفہ کا امتحان (جو غالباً ضلعی سطح پر ہوتا ہے) اس میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں ہر ضلع میں جو احمدی بچہ آئے گا اسے میں اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب تحفہ کے طور پر اپنے دستخطوں اور دعائیہ فقرہ لکھ کر بھیجوں گا۔

آٹھویں کے وظیفہ کا امتحان جو غالباً ڈویژنل سطح پر ہوتا ہے اس میں ہر ڈویژن میں اوپر کی ۳۰۰ پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط اور کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

دسویں جماعت کا امتحان ایجوکیشن بورڈ لیتا ہے۔ ہر امتحان میں Top کے ۲۰۰ لڑکوں میں جو بھی احمدی طالب علم / طالبہ آئے گا اس کو دستخطوں سے خط اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ کتب میں سے ایک تفسیر کی کتاب ان کی ذہنی قابلیت کی قدر کرتے ہوئے بھیجوں گا۔

ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس سی میں بھی ہر بورڈ میں اوپر کی ۲۰۰ پوزیشنوں میں جو بھی احمدی طالب علم آئے گا اسے بھی دعائیہ خط اور ایک تفسیر کی کتاب بھجوائی جائے گی۔

یونیورسٹی کے امتحان میں بی۔ اے۔ کے لئے علیحدہ اور بی۔ ایس سی کے لئے علیحدہ اوپر کے ۲۰۰ طلباء۔ طالبات میں سے احمدی طلباء کے لئے اپنے دستخطوں سے دعائیہ خط، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی کتابوں میں سے ایک کتاب تحفۃً بھیجوں گا۔

ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس سی۔ میڈیکل یا انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں ہر مضمون میں Top (چوٹی) کی سات پوزیشنوں میں جو احمدی طالب علم آئے گا اسے دعائیہ خط تفسیر صغیر اردو یا انگریزی ترجمہ اپنے دستخط کر کے دعائیہ فقرے کے ساتھ بھیجوں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تعلیم کی بنیاد ذہن رسا پر ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ جماعت کو ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ پس جو بچے جینئس (Genuses) ہیں۔ جماعت ان کی ہر قسم کی مدد کرے گی۔ تاہم آج ہر احمدی بچے کو ایک نظام میں باندھنا ضروری ہے۔ اس لئے میں دفتر کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ ضلع وار اور پائیدار شکل میں رجسٹر بنالیں۔ پانچویں جماعت سے پی ایچ ڈی تک ہر ذہین بچے پر شفقت کی نظر رکھیں۔ ہر ایک بچے سے اس طرح تعلق رکھیں۔ جس طرح طبیب کی انگلیوں کا بیمار کی نبض کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ جماعتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ پہلی کلاس سے آخری کلاس تک کوئی احمدی بچہ نہ رہے جس نے اس سال امتحان دیا اور مجھے اس کا خط نہ آئے۔ اس بنیاد پر دفتر نے رجسٹر بنانے ہیں۔

(۳)

جماعت احمدیہ میں اگلے دس سال میں (اور پھر ہمیشہ کے لئے) سکول کی عمر کا کوئی ایسا بچہ نہیں ہونا چاہیئے جو میٹرک سے پہلے سکول چھوڑ دے۔ ہر احمدی لڑکا میٹرک ضرور پاس کرے اور ہر لڑکی مڈل ضرور پاس کرے۔ جماعت اس بات کی بھی کوشش کرے کہ بچیوں کے لئے بھی ایسا انتظام ہو جائے کہ آئندہ ہر لڑکی کے لئے میٹرک تک پہنچنا ممکن ہو جائے۔

(۴)

بیرونی ملکوں کے بارے میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سردست یہ سکیم صرف پاکستان بھارت۔ بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے ہے جو ۱۹۸۰ء سے شروع ہوتی ہے۔

---

۳۰ شہادت / اپریل یاد رکھیں

۳۰ اپریل / شہادت کو جماعتوں کے بجٹ ختم ہو رہے ہیں۔ عہدہ داران سے گزارش ہے کہ اس عرصہ میں دعائیں کرتے ہوئے چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرمائیں۔ اور مخلصین جماعت سے گزارش ہے کہ از راہ کرم ۳۰ شہادت / اپریل سے قبل چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کے بقایا جات ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۶ مئی تا ۳۰ مئی ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ قائدین اس سلسلہ میں کوشش کریں اور مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گوہانجنی کیور STYES CURE

کیپسول نمبر ۱ — ۲۰۰ پوٹینسی	۵۰-۱
کیپسول نمبر ۲ — ۱۰۰۰ "	۰۰-۳
کیپسول نمبر ۳ — ۱۰ ہزار "	۵۰-۴
کیپسول نمبر ۴ — ایک لاکھ "	۰۰-۶
۴ کیپسولز کا مکمل کورس	۰۰-۱۵
ڈاک خرچ و پیکنگ	۰۰-۵

ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور، کراچی۔
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

چائنا ہیئر ٹانک

"دنیائے سائنس کی حیرت انگیز ایجاد"
بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے
قیمت دس روپے
امین میڈیکوز — ۲ ایبک روڈ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴